واقعہ افک اور معجزات نبوی وغیرہ شامل ہیں۔

مصنف نے دقیق بحثوں اور روایتی واقعہ نگاری سے اجتناب کرتے ہوئے سیرت کے جہادی پہلو کو عام فہم مگر "جذبات واحساسات سے لبریز" انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا عبدالمالک نے اپنی مفصل "تقدیم" میں اسے ایسی کامیاب کوشش قرار دیا ہے جو "قاری کو بہت سی کتابوں سے بے نیاز کر دینے والی ہے"۔ پروفیسر آسی ضیائی نے مصنف کے وسیع تر دائرہ ماخذ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے: "اس سے جہاں مصنف موصوف کی محنت و کاوش کا پتا چلتا ہے، وہاں یہ چیز ان کے کثیر المطالعہ ہونے کا بھی ایک کھلا ثبوت ہے اور چونکہ مجھے بھی اس مسودے کو اول تا آخر پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے کا موقع ملا ہے اس لیے میں کہہ سکتا ہوں کہ سیرت نبوی ؐ پر اس زاویے سے کام کرنے کی ضرورت کو انھوں نے بطرز احسن پورا کیا ہے"۔

حافظ صاحب کا انداز تحریر سلیس اور شگفتہ ہے۔ خدا کرے وہ اس سلسلے کی باقی تین جلدیں بھی تحریر و تیار اور شائع کرنے میں کامیاب ہوں۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

مسئلہ کشمیر، پاک بھارت مذاکرات: ارشاد محمود۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، مرکز الف ۷/، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۵۵ روپے۔

کشمیر کا مسئلہ تقسیم ہند کے موقع پر انگریزوں اور ہندوؤں کی ملی بھگت سے پیدا ہوا۔ انگریز اور ہندو دونوں مسلم دشمنی پر متفق تھے اور اسی لیے انتہائی غیر منصفانہ طریقے سے ریڈکلف ایوارڈ کے تحت مسلم اکثریت کے بعض علاقے ہندستان کے حوالے کر دیے گئے۔ پاکستان کو اپنے قیام کے فوراً بعد، اپنے سے کئی گنا بڑے اور طاقتور اور ایک معاند ملک سے نبرد آزما ہونا پڑا۔ ہم بھارت سے تین جنگیں لڑ چکے ہیں اور بھارت کی معاندانہ روش کے پیش نظر، مستقلاً ایک غیر اعلان شدہ، حالت جنگ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں مصنف نے قیام پاکستان سے لے کر آج تک کشمیر کے مسئلے پر پاک بھارت مذاکرات کی روداد بیان کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندستان نے ہمیشہ وعدہ خلافی کو اپنا شعار بنایا، بین الاقوامی سطح پر مسلسل جھوٹ بول کر چانکیہ سیاست پر عمل پیرا رہا اور اس طرح مسئلہ کشمیر کو مسلسل الجھاتا رہا۔

اس وقت کشمیر کی تحریک آزادی ایک فیصلہ کن موڑ پر پہنچ چکی ہے۔ اس مناسبت سے یہ کتاب غیر معمولی اہمیت اور افادیت کی حامل ہے۔ ایک طرف ہم اپنی قوم اور عالمی برادری کو اس حقیقت سے